سوال

(669)قرآن کریم اور سائنس ایک تشریحی مقالہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم اور سائنس ایک تشریحی مقالہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم اور سائنس ایک تشریحی مقالہ

از قلم مولانا عبدالروف خاں صاحب رحمانی جھنڈے نگری

ہم اس دعوی میں حق بجانب ہیں کہ قرآن کریم اور صحیح سائنس میں کسی طرح کا کوئی تضاد نہیں ہے۔ آج عموما یہ خیال کیا جانے لگا ہے۔ کہ الہامی اور مذہبی کتابوں میں بہت سی باتیں خلاف عقل ہیں، لیکن اس نکتہ کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔ کہ ہم کیا اور ہماری عقل کیا پھر ایسی عقل سے خدا کے خلاف لڑائی اور اس کی مذہبی کتاب سے دشمنی کہاں تک ہوزدن ہو سکتی ہے۔ دراصل ہمارا مذہب دوستی اور خداشناسی میں طریقہ ہی الٹا ہے۔ ہم مذہب کو اس لئے غلط ٹھہرا دیتے ہیں کہ فلاں مذہب کتاب میں فلاں بات غلط اور خلاف سائنس ہے۔ لہذا وہ بات غلط ہے۔ اور جب وہ بات غلط ہوئی تو خود بخود غلط نکلا حالانکہ چاہیے یوں تھا کہ پہلے ضرورت مذہب سے مطمئن ہوتے پھر عقل کے خلاف جو باتیں بظاہر معلوم ہوتی ہیں ان پر غور وخوض کرتے۔ نہ سمجھ میں آتی تو وہیں رک جاتے اور اپنی عقل کو ناقص کہہ کر خاموش ہو جاتے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ انسان سوچتا ہے۔ کہ سب عالم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا فرمایا کے سوال کے اس نقطہ پر مرکب عقل کو لگام دینا اچھا ہے،۔ بقول شیخ سعدی

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن کہ جاہا سپر باید انداختن

طب کی کتابوں میں ایک جگہ یہ دیکھنے میں آیا کہ شیخ الرئیس بو علی سینا مدتوں میں اس غور میں رہا کہ قلب گرم ہے اسے اوپر ہونا چاہئے اور دماغ سرد ہے اسے نیچے ہونا چاہیے۔ لیکن معاملہ برعکس ہے۔ خداوندی انتظام اور اس کی وضع وتعین کو عقل کے مطابق نہ پا کر بو علی نے خلاف عقل ہونے کی آواز نہ اٹھائی۔ بلکہ حیران وسرگرداں ہونے کے بعد اپنی عقل کے نقصان اور اپنی رسائی کی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ تلاوت کی بہر حال مذہب شناسی کے غلط طریقوں پر چل کر عقل کو بدنام کرنے کے لئے بہت سے عقل دشمنوں نے یہاں تک لکھ دیا۔ کہ مذہب سائینس کی غضب آلود نگاہوں کے سامنے ٹھہرنے کی تاب نہیں لا سکتا۔ دیکھو ہندوں لیڈروں کی تقریر کا اقتباس مندرجہ پیغام صلح

21 ستمبر 1937 ؁ء اس کے مقابل یورپ کے عقلاء وفضلاء کی رائیں پڑھیں جو سائنس کے علماء عصر کے پشواہیں خود ان کی زبان سے سنیے مسٹر جمیس نے برٹش ایسو سی ایشن میں سائینس پر جو خطبہ پڑھا اس میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ

تیس سال قبل سائنس کا زور اپنے علم پر تھا۔ آج سائنس کا زور اپنے جہل پر ہے۔ تیس سال قبل معجزات قابل مضحکہ تھے آج معجزات ممکن اغلب بلکہ قطی ہیں عظمت ناپید اکنار کے جلوے صحیح سائنس کو خدا تک لا رہے ہیں۔)صدق 11 مئی اس حقیقت کے پش نظریہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہب وخدا کی ہستی کے خلاف جس قدر اچھل کود سائنس کا نام لے کر کی جا رہی ہے۔ یہ قریب خوردہ ناتجر کار غیر محقیقن لوگوں کی جاہلانہ رویہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ورنہ صحیح سائنس اور درست عقل والے محققین کی رائیں اس سے بالکل جدا ہیں۔

ایک حقیقت کا اظہار

مولانا امرت سری مظلہ العالی اپنے رسالہ شمع توحید کے صفحہ 24 پر تحریر فرماتے ہیں، آج سائنس کی تحقیق ہے کہ ایک انچ بھر مربع ہوا اور پانی میں دس دس کروڑ کیڑے چلتے پھر تے ہیں اس کے پڑھنے کے ساتھ ہی مجھے خیال گزرا۔ کہ سائنس کی تحقیق ہے۔ اس لیئے اس کے آگے پرستاران عقل کا سر خم ہے۔ ورنہ اگر یہ دعوی قرآن کریم میں کیا گیا ہوتا تو مدعیان عقل وسائنس دنیا کے ہر کس وناکس کے آگے یہ کہتے پھر تے نظر آتے کہ دیکھو قرآنکے غلط ہونے میں کیا شک ہے۔ دیکھو قرآن والا کہتا ہے کہ صرف انچ بھر جگہ میں سو دو سو کیڑے نہیں لاکھ دو لاکھ کیڑے نہیں کروڑ دو کروڑ کیڑے نہیں بلکہ دس دس کروڑ کیڑے رہتے ہیں۔

بھلا یہ کوئی ماننے کی بات ہے۔ اگر کسی خاص مقام کی انچ بھر جگہ میں دس کروڑ کیڑوں کا اقرار قرآن کرتا تو مان بھی لیا جاتا لیکن جب اس کا دعوی ہے کہ بلا امتیاز ہوا اور پانی کروں کی ہر انچ برابر جگہ میں دس دس کروڑ کیڑے رہتے ہیں۔ تو اب خلاف مشاہدہ وخلاف عقل بات کو کیسے مان لیا جائے وغیرہ۔ لیکن آج چونکہ سائنس مدعی ہے اس لیئے سر تسلیم خم ہے، بعد قیل وقال مجھے یہ حقیقت گوش گزاری کرنی ہے۔ قرآن کریم کا کوئی اصول بھی عقل خالص دکامل کے خلاف نہیں، مثال کے طور پر نمبر دار چند معروضات پش ہیں۔

دعوی سائنس

سورج غروب نہیں ہوتا بلکہ کسی نہ کسی جگہ ہر وقت نکلا رہتا ہے لیکن قرآن کہتا ہے۔ کہ آفتاب غروب ہوتا ہے۔ اور وہ بھی دلدل میں ہے

جواب۔

قرآن کریم پر یہ افترا ہے کہ وہ آفتاب کو دلدل وغیرہ میں غروب ہوتا مانتا ہے۔ قرآن کریم کا صاف ارشاد ہے۔ کہ اوٹ میں پڑ جانے سے آفتاب غروب ہوتا نظر آتا ہے لیکن جہاں آفتاب پر کوئی اوٹ نہیں ہوتی وہاں اسی گھڑی آفتاب طالع رہتا ہے، ذوالقرنین کے قصہ میں ارشاد ہے کے غروب آفتاب کے موقع پر پہنچے تو آفتاب سیاہ رنگ کے پانی میں ان کو ڈوبتا دکھائی دیتا ہے اسکے آگے ارشاد ہے۔

حَتّىٰ إِذا بَلَغَ مَطلِعَ الشَّمسِ وَجَدَها تَطلُعُ عَلىٰ قَومٍ لَم نَجعَل لَهُم مِن دونِها سِترًا ۝٩٠ سورۃ الکھف ''جب طلوع آفتاب کے موقع پر پہنچے تو آفتاب کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لیئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی۔'' ناظرین کرام۔ آفتاب کو اس قوم پر ہوتے دیکھا جن کے لیئے ہم نے کوئی آڑ نہیں رکھی، کہ الفاظ خود گواہیں کہ آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا البتہ جن کی اوٹ میں آفتاب پڑ جاتا ہے ان کو غروب ہوتا معلوم ہوتا ہے اور جہاں اوٹ نہیں ہوتی وہاں آفتاب طالع دکھائی دیتا ہے

چونکہ ہیت قدیم وجدید سائنس دونوں میں مسلم ہے کہ آفتاب کا کرہ دنیا سے بہت بڑا ہے اس لیئے مفسرین کرام نے صاف لکھا ہے۔ کہ آفتاب کا کسی جگہ پر غروب ہوتے دیکھنا محض دیکھنے والے کی نظر کا خیال ہے۔ چنانچہ جلالین میں لکھا ہے۔

وغروبہافی العین والافہی اعضم من الدنیا

اسی طرح خازن معالم ابن کثیر وغیرہ ہیں۔ میں تصریح ہے پس معلوم ہواکہ قرآن مجیدوہی نظریہ پش کرتا ہے جیسے سائنس نے مدتوں میں حل کیا ہے۔

2 سائنس کا دعوی

ہے کہ زمین متحرک ہے قرآن کریم کہتا ہے کہ زمین حرکت کرتی تھی پس ہم نے پہاڑ کا میخ گاڑدیا۔ چنانچہ سورہ بناء میں کہا ہے وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ٧ سورة النبا

جواب۔

قرآن کریم میں اگر میخوں کے گاڑنے کا ذکر موجود ہے تو حرکت کا انکار اس سے کیسے معلوم ہوا جس قدر مضبوط یہ میخ گڑی ہوگی اسی قدر زمین کی حرکت کا نظام درست رہے گا س کیونکہ خداوند کریم نے پہاڑوں کی نسبت لکھا ہے کہ وہ برابر تیزی سے حرکت کررہے ہیں پس جس کے ساتھ مضبوط میخ گڑی ہوئی ہے وہ بھی اس کے ساتھ سرعت حرکت برابر کی شریک ہوئی پس زمین کی حرکت کا انکار قرآن کریم کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں۔ آیت کریمہ یہ ہے

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ٨٨ سورة النمل

''اے مخاطب توپہاڑوں کو سمجھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر گڑے اورجمے ہوئے ہیں حالانکہ سوہ تو بادلی کی طرح اڑرہے ہیں یہ اس اللہ کی زبردست کاریگری ہے جس نے ہر شے کو مضبوط بنایا۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد2 ص686

محدث فتویٰ